ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

بڑھے توقیر ان کی اہلِ عالم کی نگاہوں میں ۔ مذاقِ عجز پرور بھی اگر ہو کج کلاہوں میں
مآلِ اضطرابِ شوق کی لذت وہ پائے گا ۔ جسے تسکین مل جائے محبت کی نگاہوں میں
وہ پہلے شوخیٔ ہر جلوہ سے پہروں اُلجھتے ہیں ۔ سنبھل کر پھر قدم رکھتے ہیں اپنی جلوہ گاہوں میں
قدم خود لے گی منزل ان کے آکر خضرِ منزل کیا ۔ مذاقِ خود روی پیدا تو ہو گم کردہ راہوں میں
نہ کیوں محفل کی ہر شے مستیوں میں غرق ہو ساقی ۔ جھلکتے ہیں ہزاروں مے کدے تیری نگاہوں میں
سرِ محشر گنہ گاروں پہ رحمت دیکھ کر ان کی ۔ بڑی تشویش پیدا ہو گئی ہے بے گناہوں میں
ہے قائم گرمیٔ دیر و حرم جن سے وہ ہنگامے ۔ نہیں پاتے ہیں اذنِ باریابی خانقاہوں میں
ازل کے دن ہی سے یہ ربطِ حسن و عشق قائم ہے ۔ میں جچا ان کی نگاہوں میں وہ ہیں میری نگاہوں میں
سروں کے ساتھ وقتِ سجدہ دل بھی جھکتے رہتے ہیں ۔ طریقِ بندگی یہ ہے وفا کی سجدہ گاہوں میں
جنہوں نے مدتوں کی مشق جلوہ طورِ الفت پر ۔ وہ نظریں لے کے ہم آئے ہیں تیری جلوہ گاہوں میں
ہجومِ غم ہی کے پہلو میں تسکینِ مکمل تھی ۔ ملا ساحل مری کشتی کو موجوں کی پناہوں میں
کہاں تک سلسلہ پہنچا ہے ناکامیٔ الفت کا ۔ کوئی تاثیر باقی ہے نالوں میں نہ آہوں میں
وہ سب ہی قافلے ہیں بے نیازِ عشرتِ منزل ۔ ازل سے جو رواں ہیں زندگی غم کی راہوں میں
خداوندا! نہ جس پر مہر ہو اشکِ ندامت کی ۔ گنہ ایسا نہیں ہے کوئی بھی میرے گناہوں میں

الم دنیا میں رہ کر کس سے امیدِ وفا رکھتے
وہی ثابت ہوئے دشمن کہ تھے جو خیر خواہوں میں